

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلِّمُوْهَا فَإِنَّهُ نِصْفُ الْعِلْمِ

(ابن ماجہ: ۲۷۱۹)

نظم الفرائض

تالیف

شیخ الحدیث والفقیر

پیرسائیں غلام رسول قاسمی قادری نقشبندی

دامت برکاتہم العالیہ

ناشر

مکتبہ رحمۃ للعالمین مین روڈ بشیر کالونی سرگودھا

048-3215204 -- 0301-6002250 -- 0303-436743

- > فہرست مضامین < -

| | | | |
|----|-------|---|-----|
| ۳ | _____ | جھلک | ۱- |
| ۴ | _____ | علم میراث دی اہمیت | ۲- |
| ۵ | _____ | ونڈن کرن توں پہلے | ۳- |
| ۹ | _____ | وارثاں دیاں قسماں : ذوالفروض، عصبات، ذوالارحام | ۴- |
| ۱۲ | _____ | نکتے دی گل | ۵- |
| ۱۳ | _____ | ونڈ دی ترتیب | ۶- |
| ۱۴ | _____ | حج دایمان | ۷- |
| ۱۶ | _____ | ذوالفروض دے حصے : شوہر تے بیوی دا حصہ، بیٹی دا حصہ، پوتی دا حصہ، بھیناں دا حصہ، ماں دا حصہ، باپ دا حصہ، دادے دا حصہ، ماں دا حصہ، باپ دا حصہ، دادے دا حصہ دادی تے نانی دا حصہ، اخیانی بھین بھرا دے حصے | ۸- |
| ۲۲ | _____ | ریاضی | ۹- |
| ۲۴ | _____ | عول دایمان | ۱۰- |
| ۲۵ | _____ | رود دایمان | ۱۱- |
| ۲۹ | _____ | چند مثالاں : عصبات دی مثال، عول دی مثال | ۱۲- |
| ۳۲ | _____ | تخارج دایمان | ۱۳- |
| ۳۳ | _____ | مناسخہ دایمان | ۱۴- |
| ۳۵ | _____ | خشی مشکل دا حصہ | ۱۵- |
| ۳۶ | _____ | حمل دایمان | ۱۶- |
| ۳۷ | _____ | مفقود دا حصہ | ۱۷- |
| ۳۹ | _____ | ڈب، سرڈ، دب کے مرن والیاں دایمان | ۱۸- |
| ۳۹ | _____ | تنبیہ | ۱۹- |
| ۴۰ | _____ | حرف آخر | ۲۰- |

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
 حمد اللہ دی ذات دی جس ساری کھید بنائی
 حکم تدبیر اوسدے پر دوہاں وچ جدائی
 درود شہ دو عالم اتے شرع جہاں تے آئی
 کشمکش انہاں دی کولوں دتی آن رہائی
 آل ازواج اصحاب نبی دے شامل وچ درود
 ولی تمامی مسلم عامی میں ورگے بے سود

تشریح:- اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوَةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ
 وَعَلٰی اٰلِهِ وَاَصْحَابِهِ اَجْمَعِیْنَ۔ انسان اپنی تدبیر سے احکام الہی کا مقابلہ کرے تو آخری
 نقصان تو بجا، دنیا میں ہی اس کے فسادات سامنے آجاتے ہیں۔ آج دنیا میں جو تباہی ہو رہی ہے
 سب احکام خداوندی سے روگردانی اور عقل انسانی پر انحصار کی نحوست ہے۔ دنیوی سطح پر اسلام کا
 ابلاغ اور اسلامی سطح پر شریعت کی مکمل پیروی سخت ضروری ہے۔

علم میراث دی اہمیت

علم وراثت پاک نبی نے نصف علم فرمایا
 امت اس نون پہلوں بھلسی خطرہ سخت سنایا

تشریح:- نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تَعَلَّمُوا الْقُرْآنَ وَالْفَرَائِضَ وَعَلَّمُوا النَّاسَ فَبِئْسَ
 مَقْبُوضٌ یعنی قرآن کا علم اور میراث کا علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ، میں تم میں ہمیشہ نہیں رہوں گا
 (ترمذی: ۲۰۹۱)۔ نیز فرمایا: تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَعَلَّمُوْهَا فَإِنَّهُ نِصْفُ الْعِلْمِ وَهُوَ نِسْأٌ وَهُوَ
 أَوَّلُ شَيْءٍ يُنْزَعُ مِنْ أُمَّتِيْ یعنی میراث کا علم سیکھو اور دوسروں کو سکھاؤ یہ نصف علم ہے، یہ بھول جائے گا

بھی وہ علم ہے جو میری امت سے سب سے پہلے اٹھایا جائے گا (ابن ماجہ: ۲۷۱۹)۔
 اللہ تعالیٰ جل شانہ نے میراث کو تفصیل کے ساتھ قرآن کریم کی سورۃ النساء میں بیان فرمایا ہے۔ کتب حدیث میں اس کی مستقل کتب و ابواب موجود ہیں۔ مثلاً بخاری جلد ۲ صفحہ ۹۹۵، مسلم جلد ۲ صفحہ ۳۳، ترمذی جلد ۲ صفحہ ۳۰، ابوداؤد جلد ۲ صفحہ ۴۳، موطا محمد صفحہ ۳۱۴ پر کتاب الفرائض، کتاب الآثار صفحہ ۱۵۰ پر کتاب الارث اور مسند امام اعظم صفحہ ۲۳۱ پر کتاب الوصایا و الفرائض موجود ہے (مطبوعہ پاکستان)۔ فقہ کی تمام کتب میں کتاب الفرائض موجود ہوتی ہے۔ اس موضوع پر مستقل کتب بھی لکھی گئی ہیں۔ جن میں سراجی اور اس کی شرح شریفیہ بہت مشہور ہیں۔ اردو زبان میں حضرت مفتی احمد یار خان صاحب نعیمی علیہ الرحمہ کی کتاب علم المیراث ہے۔ سندھی زبان میں ہمارے مرشد کریم قطب الاقطاب حضرت چیر سائیں مفتی محمد قاسم مشوری قدس سرہ کی کتاب معلم الفرائض ہے۔ اور پنجابی اشعار میں ایک ادنیٰ سی تالیف آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ طلباء سے درخواست ہے کہ اس علم پر خصوصی توجہ دیں اور نبی کریم ﷺ کی تشبیہ سے مکمل فائدہ اٹھائیں۔ کتاب شعروں میں اس لیے لکھی ہے تاکہ وراثہ اور ان کے حصص کو حفظ کرنا آسان ہو۔

ونڈ کرن تو پہلے

قتل مورث دا ظلماً کرنا یا ہونا مرتد

ورثے توں محروم کرینا نالے لگدی حد

تشریح:- اگر کوئی وارث اپنے مورث کو ظلماً قتل کرے جس سے قصاص یا کفارہ لازم آتا ہو تو ایسا وارث ورثے سے محروم رہے گا۔ حدیث شریف میں ہے کہ: **الْقَاتِلُ لَا يَرِثُ** یعنی قاتل وارث نہیں ہو سکتا (ترمذی: ۲۱۰۹، ابن ماجہ: ۲۷۳۵)۔

اسی طرح مسلمان کا ورثہ کافر کو نہیں مل سکتا اور کافر کا ورثہ مسلمان کو نہیں مل سکتا۔ حدیث شریف میں ہے کہ: **لَا يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلَا الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ** یعنی مسلمان کافر کا وارث نہیں ہو سکتا اور کافر مسلمان کا وارث نہیں ہو سکتا (موطا امام محمد صفحہ ۳۲۰، مسلم: ۴۱۴۰،

بخاری: ۶۷۶۳، ابوداؤد: ۲۹۰۹، ترمذی: ۲۱۰۷، ابن ماجہ: ۲۷۲۹)۔

شعر میں کافر کی بجائے مرتد کا لفظ اس لیے استعمال کیا گیا ہے کہ آج کل کفر کی نسبت قادیانیت وغیرہ کی صورت میں ارتداد پاک و ہند میں نسبتاً کثیر الوقوع ہے۔

کفن دفن تے قرض وصیت با تر تہی کڈھو
بعد انہاں دے جو کچھ بچے وارثاں دے وچ ونڈو

تشریح:۔ سب سے پہلے کفن دفن کا خرچ نکالا جائے۔ کفن میت کے معیار زندگی کے مطابق ہونا چاہیے۔ مرد کو تین اور عورت کو پانچ کپڑوں کا کفن دینا مسنون ہے۔ کفن اگر کوئی دوسرا شخص فی سبیل اللہ دینا چاہیے تو ایسا جائز ہے۔ لیکن یہ رسم بنا لینا کہ داماد کا کفن سسرال کے ذمے ہے یا نواسے نواسیوں کا کفن نہال کے ذمے ہے وغیرہ وغیرہ، یہ محض بے اصل چیز ہے اور اسے شرعی حیثیت دینا تو اور بھی قبیح ہے۔

بیوی کا شوہرا گر زندہ ہو تو اس کا کفن شوہر پر واجب ہے۔ اگر شوہر زندہ نہ ہو تو حسب دستور میت کے ترکہ میں سے کفن دیا جائے گا۔

تمام ورثاء کی اجازت کے بغیر میت کے ترکہ میں سے صدقہ و خیرات کرنا درست نہیں۔ اس لیے کہ میت کے ترکہ کی ایک ایک چیز اور ایک ایک پائی اس کے ورثاء کا حق ہے۔ ان کی اجازت کے بغیر ایک روپیہ بھی خرچ نہیں کیا جاسکتا۔

آج کل میت کے گھر والے عموماً میت پر آنے والے لوگوں کو چائے پانی کھانا وغیرہ دیتے ہیں۔ خصوصاً تیسرے دن جسے قل خوانی یا سوئم وغیرہ کہا جاتا ہے اور جمعرات یا چالیسواں وغیرہ منایا جاتا ہے۔ ان سب چیزوں میں بذات خود کوئی قباحت نہیں مگر ان پر کیا جانے والا خرچ میت کے مال میں سے اس کے تمام ورثاء کی اجازت کے بغیر کرنا درست نہیں۔ ایک ایک وارث کی اجازت ضروری ہے۔ ہاں اگر ورثاء اپنی جیب سے خرچ کریں یا ترکہ تقسیم کرنے کے بعد اپنے ذاتی حصے میں سے بخوشی خرچ کریں تو یہ جائز اور موجب ثواب ہے۔

کفنِ دفن کے بعد میت کے ترکہ میں سے اس کا قرض ادا کیا جائے۔ قرض خواہ اگر چاہیں تو قرض معاف کر سکتے ہیں۔

نبی کریم ﷺ نے قرض کے بارے میں سخت تنبیہ فرمائی ہے۔ فرمایا کہ: نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهِ یعنی مومن کی روح اس کے قرض کی وجہ سے لٹکی رہتی ہے (مسند احمد: ۱۰۵۹۹، ترمذی: ۱۰۷۸، ابن ماجہ: ۲۳۱۳)۔

نیز فرمایا: يُغْفَرُ لِلشَّهِيدِ كُلِّ ذَنْبٍ إِلَّا الدَّيْنَ شہید کے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں سوائے قرض کے (مسلم: ۱۱۹)۔ آپ ﷺ کا طریقہ شریفہ تھا کہ مقروض کی نمازِ جنازہ خود نہیں پڑھاتے تھے بلکہ صحابہ کرام کو فرماتے کہ تم پڑھ لو۔ بعد میں جب فتوحات ہوئیں اور دولت کی فراوانی ہوئی تو آپ ﷺ نے خطبہ دیا اور فرمایا کہ اَنَا أَوْلَىٰ بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَنْفُسِهِمْ فَمَنْ تَوَقَّىٰ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ فَنَرَكَ دَيْنًا فَعَلَىٰ قَضَاؤُهُ وَمَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثِيهِ یعنی میں مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ ان کے قریب ہوں اگر کوئی مومن فوت ہو جائے اور وہ مقروض ہو تو اس کا قرض میں ادا کروں گا اور اگر وہ کچھ ترکہ چھوڑے تو وہ اس کے ورثاء کے لیے ہے (مسلم: ۲۹۱۳، بخاری: ۲۲۹۸، ۵۳۷۱)۔

میت کے ورثاء میں سے کوئی شخص اپنی طرف سے یا کوئی غیر شخص فی سبیل اللہ میت کے قرض کو ادا کرنا چاہے تو یہ جائز ہے۔ میت کے ورثاء کے لیے بہتر ہے کہ میت پر جمع ہونے والے لوگوں کے مجمع میں اعلان کر دیں کہ کسی نے میت سے قرض لینا ہو تو بتادو، یا فی سبیل اللہ معاف کر دو۔ جب مال کفنِ دفن اور قرض سے بچ جائے تو اس میں سے وصیت پوری کی جائے گی۔ وصیت کرنے والے کا عقل و بالغ ہونا ضروری ہے ورنہ وصیت جاری نہیں ہوگی۔ اگر میت کے ذمے نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ واجب ہیں تو ان کا کفارہ ادا کرنے کے لیے وصیت کرنا اس پر واجب ہے۔ ایک روزے کا کفارہ نصف صاع یعنی دو کلوگرام آٹا ہے، ایک نماز کا بھی اتنا ہی کفارہ ہے، حج کا کفارہ یہ ہے کہ میت کے وطن کا کوئی شخص اس کی طرف سے حج کرے۔ مرنے والا اگر جانتا ہو کہ میرے مرنے کے بعد لوگ خلافِ شرع حرکات کریں گے تو اس پر لازم ہے کہ

ایسی حرکات سے باز رہنے کی وصیت کر جائے۔ مسجد مدرسہ اور اس قسم کے دینی کاموں پر خرچ کرنے کی وصیت کرنا جائز بلکہ زیادہ مناسب ہے۔

تیجے حصے کولوں و دھ وصیت جائز نہ ہوندی

وارث دے حق وچ وصیت کرنوں شرع رکیندی

تشریح:- کفن و دفن اور قرض کی ادائیگی کے بعد جو مال بچے اس کے تیسرے حصے تک وصیت کرنا جائز ہے، بلکہ اس میں بھی کمی کرنا زیادہ مناسب ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ: **الْفُلْثُ وَالْفُلْثُ كَثِيرٌ** یعنی تیسرا حصہ کافی ہے، بلکہ یہ بھی زیادہ ہے (مسلم: ۴۲۰۹، بخاری: ۴۲۰۹، ترمذی: ۲۱۱۶)۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: **وَالْعَمَلُ عَلَى هَذَا عِنْدَ أَهْلِ الْعِلْمِ أَنَّهُ لَيْسَ لِلرَّجُلِ أَنْ يُوصِيَ بِأَكْثَرِ مِنَ الْفُلْثِ** یعنی اہل علم کا عمل اسی پر ہے کہ کوئی شخص تیسرے حصے سے زیادہ کی وصیت نہیں کر سکتا (ترمذی: ۲۱۱۶)۔

وارث کے حق میں وصیت کرنا جائز نہیں۔ حدیث شریف میں ہے: **لَا وَصِيَّةَ**

لِلوَارِثِ یعنی وارث کے حق میں وصیت جائز نہیں (ابوداؤد حدیث رقم: ۲۸۷۰، ترمذی حدیث رقم: ۲۱۲۰، ابن ماجہ حدیث رقم: ۲۷۱۳، مسند احمد حدیث رقم: ۲۲۳۵)۔

وصیت عاق یا غیر شرع دی کر دیاں رب توں ڈریے

خلاف شرع وصیت اُتے ہرگز عمل نہ کریے

تشریح:- اولاد کو عاق کر دینے کی شرعاً کوئی حیثیت نہیں۔ اسی طرح کسی حرام، مکروہ، خلاف سنت و شریعت کام کی وصیت کرنا بھی اسی درجے کا گناہ ہے جس درجے میں وہ کام ممنوع ہے۔ اگر خدا نخواستہ کوئی شخص ایسی غلط وصیت کر جائے تو وراثت پر لازم ہے کہ اس پر عمل نہ کریں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **مَنْ بَعْدَ وَصِيَّةٍ يُوصِي بِهَا أَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ** یعنی وصیت اور قرض کی ادائیگی کے بعد میراث تقسیم کی جائے لیکن وصیت بے ضرر ہو (النساء: ۱۲)۔

وارثاں دیاں قسماں

(۱)۔ ذوالفروض:

شوہر، بیوی، اماں، ابا، دادا، دادی، نانی
بٹی، پوتی، تہتے بھیناں، تے اخیانی بھائی
ذوالفروض سداون جہاں ونڈ مقرر پائی
دوجا، چوتھا، اٹھواں، چھیواں، تیجا، دوم تہائی

تشریح:۔ ذوالفروض وہ ہیں جن کے حصے شریعت نے مقرر کر دیے ہیں۔ ایک ہی شعر میں وہ سب
مذکور ہوئے ہیں۔ نانی اور دادی کو جدہ صحیحہ کہتے ہیں۔ اگر ان دونوں کو ایک یعنی جدہ صحیحہ کہا جائے تو
کل ذوالفروض بارہ ہوئے اور اگر پاکستان کی زبان کے لحاظ سے انہیں الگ الگ تصور کیا جائے تو
کل ذوالفروض تیرہ ہوئے۔ تہتے بھیناں سے مراد تین بہنیں ہیں یعنی سگی، علاق اور اخیانی۔
ذوالفروض کے حصص قرآن پاک میں بیان ہوئے ہیں۔ $1/2$ ، $1/3$ ، $1/4$ ، $1/8$ ، $1/6$ ،
، $1/3$ ، $2/3$ ۔

(۲)۔ عصبات:

بعد انہاں دے عصبے جو بھی مرد جڑے سنگ مرداں
فرع، اصل، پو دادے جے با ترتیب مراداں

تشریح:۔ حدیث شریف میں ہے: **الْحَقُّوا الْفَرَائِضَ بِأَهْلِهَا فَمَا تَرَكَتِ الْفَرَائِضَ**
فَالْأَوْلَى رَجُلٌ ذَكَرَ یعنی ذوالفروض کو ان کا حصہ دینے کے بعد جو بچے وہ اس مرد کا ہے جو
دوسرے رشتہ داروں کی نسبت میت کے قریب تر ہے یعنی عصبہ ہے (مسند امام اعظم صفحہ ۲۳۲،
مسلم: ۴۱۴۱، بخاری: ۶۷۳۲، ابوداؤد: ۲۸۹۸، ترمذی: ۲۰۹۸، ابن ماجہ: ۲۷۳۰، شرح معانی

الآثار للطحاوی ۲/۳۹۳، سنن الدارمی: ۲۹۸۹، سنن الدار قطنی: (۴۰۲۵)۔

عصبات وہ ہیں جو ذوالفروض بھی نہ ہوں، خود بھی مرد ہوں اور میت سے ان کا رشتہ مرد ہی کے ذریعے جڑتا ہو۔ جیسے چچا، چچا کا بیٹا وغیرہ۔
عصبات کی تین اقسام ہیں۔

(1)۔ عصبہ بنفسہ: یعنی جو خود عصبہ ہو۔ ان کے چار درجے ہیں۔ جو شعر کے دوسرے مصرعے میں بیان ہوئے ہیں۔ پہلا درجہ فرع ہے یعنی اولاد جیسے بیٹا، پوتا، پڑپوتا اور نیچے تک۔ دوسرا درجہ اصل یعنی باپ، دادا، پردادا اور پرتک۔ تیسرا درجہ پوپو جمعے یعنی باپ کی اولاد جیسے بھائی، بھتیجا، بھائی کا پوتا اور نیچے تک۔ چوتھا درجہ دادے جمعے یعنی دادا کی اولاد جیسے چچا، چچا کا بیٹا، چچا کا پوتا اور نیچے تک۔ اس چوتھے درجے یعنی دادا کی اولاد کے علاوہ پردادا کی اولاد، لکڑ دادا کی اولاد اور اوپر حضرت سیدنا آدم علیہ السلام تک کی اولاد شامل ہے۔

(2)۔ عصبہ بالغیر: یہ لوگ خود عصبہ نہیں ہوتے بلکہ کوئی دوسرا وارث انہیں عصبہ کر دیتا ہے اور وہ دوسرا وارث خود بھی عصبہ ہوتا ہے۔ جیسے بیٹی جو بیٹے کی موجودگی میں عصبہ بن جاتی ہے۔

(3)۔ عصبہ مع الغیر: یہ وہ عصبہ ہے جو کسی دوسرے وارث کی وجہ سے عصبہ بنے لیکن وہ دوسرا وارث جس کی وجہ سے یہ عصبہ بنا ہے وہ خود عصبہ نہ ہو۔ جیسے بہن جو بیٹی کی موجودگی میں عصبہ بن جاتی ہے، حالانکہ بیٹی خود عصبہ نہیں ہے۔

باترتیب مرادوں کا مطلب یہ ہے کہ سب سے پہلے فرع پھر اصل پھر باپ کی اولاد اور پھر دادا کی اولاد کو حصہ ملے گا۔ فرع کے ہوتے ہوئے اصل محروم، اصل کے ہوتے ہوئے باپ کی اولاد محروم اور باپ کی اولاد کے ہوتے ہوئے دادا کی اولاد محروم رہے گی۔

بَعْضُهُمْ أَوْلَىٰ بِبَعْضٍ فِي كِتَابِ اللَّهِ (انفال: ۷۵) یعنی اولوالارحام میں سے بعض ایسے ہیں جو دوسرے بعضوں کی نسبت زیادہ حق دار ہیں۔

حدیث شریف میں ہے کہ: ابْنُ أُخْتِ الْقَوْمِ مِنْهُمْ یعنی بھانجا بھی خاندان کا فرد ہے (بخاری: ۳۵۲۸، مسلم: ۲۳۳۹، ترمذی: ۳۹۰۱، نسائی: ۲۶۱۰)۔ نیز فرمایا: النَّخْلُ وَارِثٌ مَنْ لَا وَارِثَ لَهُ جَسَدٌ كَأَنَّكَ وَارِثٌ لَهَا وَتَوَامِلُهَا اس کا وارث ہے (ترمذی: ۲۱۰۳، ابن ماجہ: ۲۷۳۷، شرح معانی الآثار للطحاوی ۲/۳۹۷، سنن الدارمی: ۲۹۷۹، ابوداؤد: ۲۹۰۰)۔

میاں تے بیوی ذوالارحام دا حصہ روک نہ سکدے

مَا بَقِيَ لِيْ چارے صنفان راہ واری دا تکلدے

تشریح:۔ قاعدہ تو یہ ہے کہ ذوالفروض کے ہوتے ہوئے ذوالارحام کو کچھ نہیں ملتا۔ لیکن شوہر اور بیوی دو ایسے ذوالفروض رشتہ دار ہیں جن کی موجودگی میں ذوالارحام کو حصہ مل جاتا ہے۔ مَا بَقِيَ سے مراد ہے ”جو کچھ شوہر یا بیوی کو دینے کے بعد بچ جائے“ یہ بچا ہو اور شہ ذوالارحام کی چاروں اصناف میں سے بالترتیب جو بھی حق دار ہوں گے ان میں بانٹ دیا جائے گا۔

نکتے دی گل

گل دساں میں نکتے والی سمجھیں نال دھیان

چوتھی قسم دے عصبے حضرت آدمؑ توڑی جان لے سیدنا آدم علیہ السلام

حساب کرن والے جس ویلے وچ گہرائی جاسن

ذوالارحام بھی درحقیقت عصبے نظری آسن

جاہل کالا نعام نہ سارے رشتے دار دیندے

مفتی پشت قبیلے بابت آپ سوال کریندے

ذوالفروض تے عصبیاں دی جد کر سیں خوب تلاشی

ذوالارحام دی واری اونی ناممکن ہو جاسی

تشریح:- چوتھے درجے کے عصبات میں دادا کی اولاد، پردادا کی اولاد، لکڑدادا کی اولاد اور اوپر تک سب شامل ہیں۔ حتیٰ کہ یہ دائرہ خاندان سے قبیلے اور قبیلے سے قوم اور قوم سے اقوام حتیٰ کہ پوری اولاد آدم تک وسیع ہے۔ میراث کے سوالات لے کر آنے والے عوام میت کے تمام رشتہ داروں سے مفتی کو آگاہ نہیں کرتے یا نہیں کر سکتے۔ لہذا مفتی کو چاہیے کہ ذوالفروض اور عصبات کے بارے میں سوال کر کے رشتہ داروں کی موجودگی ان سے اگلوئے۔ اگر ذوالفروض نہیں تو کم از کم کوئی دادے پوترا یا شریک واری کا آدمی ضرور نکل آئے گا جو عصبہ بن سکے۔

و نڈ دی ترتیب

دور والے نون کچھ نہ دیوے رشتہ دار قریبی

فرضی عصبے رحمی رشتے پا ون با ترتیبی

تشریح:- میراث کی تقسیم کرنے کی ترتیب یہ ہے کہ ذوالفروض کو سب سے پہلے دیا جائے گا۔ اگر کچھ بیچ جائے تو عصبات کو دیا جائے گا۔ اگر عصبات نہ ہوں اور ورثہ ذوالفروض سے بیچ جائے، تو دوبارہ ذوالفروض میں اسی تناسب سے بانٹ دیا جائے گا۔ ہاں میاں اور بیوی کو دوبارہ نہیں دیا جائے گا۔ اگر ذوالفروض نہ ہوں صرف عصبات ہوں تو عصبات کو سب دے دیا جائے گا اور اگر ذوالفروض اور عصبات دونوں نہ ہوں تو صرف اس صورت میں ذوالارحام کو دیا جائے گا۔ میاں اور بیوی ایسے ذوالفروض ہیں جن کی موجودگی میں ذوالارحام کو حصہ مل جاتا ہے۔

آ پس و بیچ ر لا نہ رکھیں عقلے نال نکھیریں

ذوالفروض نون سامنے رکھیں تاں کوئی مسلہ چھیڑیں

تشریح:- مثال کے طور پر میت مندرجہ ذیل ورثاء چھوڑ جائے۔ باپ، بیٹا، بیٹی، نواسی، سگا بچا،

پھوپھی، بھانجا، سگا بھائی۔ تو ان میں سے ذوالفروض یہ ہیں: باپ اور بیٹی۔ عصبات یہ ہیں: بیٹا، سگا چچا، سگا بھائی۔ ذوالارحام یہ ہیں: نواسی، پھوپھی اور بھانجا۔

اہم بات یہ ہے کہ باپ مرد ہے، سرسری نظر میں اسے عصبہ ہونا چاہیے تھا۔ اسی طرح بیٹی عورت ہے سرسری نظر میں اسے ذی رحم ہونا چاہیے تھا لیکن چونکہ شریعت ان دونوں کو ذوالفروض قرار دے چکی ہے لہذا ہم نے ذوالفروض کی فہرست پر نظر رکھتے ہوئے انہیں گڈ ٹڈ نہیں ہونے دیا۔

حجب دا بیان

حجبِ حرمانی تے نقصانی ہرگز اوکھے ناہیں

محنت کرتے منگ دعاواں مولا فضل کمائیں

تشریح:۔۔۔ جب سے مراد یہ ہے کہ ایک وارث کی وجہ سے دوسرے وارث کا حصہ متاثر ہو۔ حجب کی دو قسمیں ہیں۔

(۱)۔۔۔ حجبِ حرماں: اس میں ایک وارث کی وجہ سے دوسرا بالکل محروم ہو جاتا ہے جیسے بیٹے کی وجہ سے چچا محروم ہوتا ہے۔

(۲)۔۔۔ حجبِ نقصان: اس میں ایک وارث کی وجہ سے دوسرا بالکل محروم تو نہیں ہوتا مگر اسے نقصان ضرور پہنچتا ہے۔ جیسے اولاد کے ہوتے ہوئے شوہر کو ۱/۴ کی بجائے ۱/۴ حصہ ملتا ہے۔ مندرجہ ذیل پانچ ورثاء حجبِ نقصان کا شکار ہو سکتے ہیں: میاں، بیوی، ماں، پوتی اور علاقائی بہن۔

بعض ورثاء ایسے ہیں جو کبھی حجبِ حرماں کا شکار ہوتے ہیں اور کبھی نہیں ہوتے۔ اس کے لیے دو قاعدے ہیں۔ ایک قاعدہ یہ ہے کہ ہر وہ وارث جو کسی دوسرے کے توسط سے میت کا رشتہ دار بنے وہ اس توسط کی موجودگی میں محروم رہے گا جیسے بیٹے کے ہوتے ہوئے پوتا محروم۔ باپ کے ہوتے ہوئے دادا اور سگا بھائی محروم۔ بھائی کے ہوتے ہوئے بھتیجا محروم۔ دادا کے

ہوتے ہوئے چچا محروم۔

دوسرا قاعدہ یہ ہے کہ قریب کا رشتہ دار دور کے رشتہ دار کو محروم کر دے گا۔ جیسے فرع کے ہوتے ہوئے اصل محروم۔ اصل کے ہوتے ہوئے باپ کی اولاد محروم اور باپ کی اولاد کے ہوتے ہوئے دادا کی اولاد محروم یعنی اقرب فالاقرب۔ یہ تفصیل پہلے گزر چکی ہے مگر اس کی اہمیت کے پیش نظر ہم نے اس کو دوہرا دیا ہے۔

پو دادا، پتر یا پوتا آوے وچ مقسوم
انہاں اگے سارے عصبے ہوندے نیں محروم

تشریح:- اگر باپ، دادا، بیٹا اور پوتا ان میں سے کوئی ایک وارث بھی موجود ہوگا تو تمام عصبات کو محروم کر دے گا۔

نالے بھیناں بھائی تمامی حصہ مول نہ پاون
فرع اصول مذکر رشتے بہتے سخت سداون

تشریح:- نیز یہ تمام بہن بھائیوں کو بھی محروم کر دیں گے۔ بے شک تمام بہنیں ذوالفروض ہیں اور اخیانی بھائی بھی ذوالفروض ہے مگر سب محروم ہو جائیں گے۔

پتر پوتے، باپ دادا نوں عصبہ بن نہ دیندے
پتر فرع نوں، باپ اصل نوں چا محروم کریندے

تشریح:- بیٹا یا پوتا موجود ہو تو باپ اور دادا عصبہ نہیں بن سکتے اور بیٹا تمام فروع کو اور باپ تمام اصول کو محروم کر دیتا ہے۔

ماں کریندی دادی نانی دوہاں نوں محروم
باپ کریندا صرف دادی نوں کر لے فرق معلوم

بیٹی عصبہ بہن نون کردی سگلی تے علاقائی
 بھائی بہن نون پتر دھی نون پوتا کردا پوتی
 پوتیاں وی دھیاں والے سارے کم کرین
 سکلیاں تے علاقائی بھیناں نون عصبہ کر دین

تشریح:- بیٹی، پوتی، پڑپوتی (اور نیچے تک) سب سگلی اور علاقائی بہنوں کو عصبہ کر دیتی ہیں۔ ہر وہ عورت جو اکیلی ہو تو $\frac{1}{2}$ حصہ لے اور دو ہوں تو $\frac{2}{3}$ حصہ لیں، ایسی عورت اپنے بھائی کی موجودگی میں عصبہ بن جاتی ہے۔

دھی یا پوتی دوہاں وچوں ہک وی جس دی ہووے
 بھین بھرا اخیانی اسدا حصے توں ہتھ دھوے
 دور والے نون کجھ نہ دیوے جیہڑا ساک قریبی
 اگے وی ایہہ گل گزشتہ کسے مقام تے کیتی
 ذوالفروض دے حصے

شوہر تے بیوی دا حصہ

شوہر اداھا بیوی چوتھا جے اولاد نہ ہووے
 چوتھا اٹھواں با ترتیبی جے کوئی جھیاں ہووے

تشریح:- اگر اولاد نہ ہو تو شوہر $\frac{1}{2}$ اور بیوی $\frac{1}{4}$ حصہ لے گی۔ اگر اولاد ہو تو شوہر $\frac{1}{4}$ لے گا اور بیوی $\frac{1}{8}$ حصہ لے گی۔ اولاد سے مراد بیٹا، بیٹی، پوتا، پوتی اور نیچے تک سب ہیں۔

بیٹی دا حصہ

دھی ہکلی ادھا ورشہ چوکھیاں دو م تہائی
بیٹا اس نون عصبہ کر دا گل شرع فرمائی

تشریح:- اکیلی بیٹی ۱/۲ لے گی۔ دو یا زیادہ بیٹیاں ۲/۳ حصہ آپس میں برابر تقسیم کریں گی اور اگر
ساتھ بیٹا بھی ہو تو وہ بیٹیوں کو عصبہ کر دے گا اور تقسیم اس طرح ہوگی کہ لڑکے کو لڑکی سے دو گنا ملے۔

پوتی دا حصہ

پوتی قائم مقام بیٹی دی جے بیٹی نہ ہووے
پوتا ہوندیاں بیٹی وانگوں ایہہ بی عصبہ ہووے
پتر ہووے تاں پوتی ہرگز نہیں لیدی مقسوم
بلکہ پتر کل فرع نون کر دیندا محروم
دھی ہکلی ہوندیاں پوتی چھیواں حصہ پاوے
دو دھیاں دے ہوندیاں پوتی خالی ہتھرہ جاوے
ہاں اگر پوتا پڑ پوتا عصبہ آن بناوے
پوتی اس صورت وچ حصہ عصبہ لے جاوے

تشریح:- پوتی بیٹی کی قائم مقام ہے یعنی اگر بیٹی نہ ہو تو پوتی کے ساتھ وہی سلوک ہوگا جو بیٹی کے
ساتھ ہوتا ہے۔ اکیلی پوتی ۱/۲ حصہ لے گی، دو یا زیادہ پوتیاں ہوں تو ۲/۳ حصہ آپس میں برابر
تقسیم کر لیں گی اور اگر ان کے ساتھ پوتا ہوگا تو وہ پوتیوں کو عصبہ بنا دے گا اور تقسیم اس طرح ہوگی
کہ پوتے کو پوتی سے دو گنا ملے۔

لیکن پوتی کے ساتھ تین صورتیں اور بھی ہیں۔

- ۱۔ پوتی بھی ہو اور ایک بیٹی بھی ہو تو اس صورت میں بیٹی ۱/۲ لے گی اور پوتی ۱/۶ لے گی اور اگر ایک سے زیادہ پوتیاں ہوں تو ۱/۶ کو باہم تقسیم کر لیں گی۔
- ۲۔ پوتی بھی ہو اور دو یا دو سے زیادہ بیٹیاں ہوں تو اس صورت میں پوتی محروم رہ جائے گی۔
- ۳۔ اگر پوتی کے ساتھ پوتا یا پڑپوتا اور نیچے تک کوئی بھی مرد ہو تو وہ پوتی کو عصبہ کر دے گا۔ اب پوتی محروم نہیں رہے گی خواہ دو بیٹیاں بھی موجود ہوں۔ یہی حال پڑپوتی، لکڑپوتی اور نیچے تک کا ہے۔

بھیناں دے حصے

سکياں تے علاقى بھيناں ذى فرض وچ آون
نال انہاں دا بھائی جے ہووے فیر عصبہ بن جاون
فرع اصول مذکر رشتہ جے کوئی ہووے جو مندا
سکياں تے علاقى بھيناں نوں اوہ کجھ نہیں دیندا
دھی یا پوتی جے میت دے وارثاں دے وچ ہوون
سکياں تے علاقى بھيناں نوں عصبہ کر چھوڑن
سکياں تے علاقى بھيناں جے عصبہ بن جاون
علاقى نوں کجھ نہ لیھے سکياں سب لے جاون
ذوالفروض جے بن کے آوے سکی تے علاقى
ادھا ورثہ سکی پاوے چھيوں لئے علاقى
جے کدی دو سکياں بھيناں ذى فرض بن جاون
فیر علاقى کجھ نہ پاوے دو ٹلٹ مک جاون

ہاں اگر علاقہ بھائی عصبہ آن بناوے
بھین علاقہ اس صورت ورج عَصَبَةً لے جاوے

بیٹی، پوتی، بھین حقیقی فیر علاقہ بھین
با ترتیبی قائم مقامی حصے اپنے لین

تشریح:- آپ نے پڑھا ہے کہ اکیلی بیٹی ۱/۲ اور دو یا زیادہ ۲/۳ لیتی ہیں۔ بیٹی نہ ہو تو پوتی کا یہی
حال ہوگا۔ اگر پوتی بھی نہ ہو تو حقیقی بہن کا یہی حال ہوگا اور اگر حقیقی بہن بھی نہ ہو تو علاقہ بہن کا
یہی حال ہوگا اور ان میں سے ہر ایک اپنے بھائی کی موجودگی میں عصبہ ہو جائے گی۔ ”با ترتیبی قائم
مقامی حصے اپنے لین“ سے یہی مراد ہے۔

اور اگر بیٹی یا پوتی بھی موجود ہو تو اس صورت میں سگی اور علاقہ بہنیں دونوں عصبہ بن
جائیں گی۔ آپ کو یاد ہونا چاہیے کہ بیٹی اور پوتی آپس میں میراث کس طرح لیتی ہیں اور کیا کیا
صورتیں پیش آتی ہیں۔ بالکل وہیں صورتیں سگی بہن اور علاقہ بہن کی ہیں۔

ماں دا حصہ

بھین بھرا دو جس دے ہوون یا ہووے اولاد

اس دی ماں دا چھيوں حصہ مسلہ کر لے یاد

میاں بیوی تے والدین جے ہوون حصے دار

مَا بَقِيَ دَا تَجَا حَصَه مَاں اس دی حق دار

اس تو وکھری جے کوئی صورت ہووے ماں دے نال

کل ورثے دَا تَجَا حَصَه لے جاندی اے نال

تشریح:- ماں کے تین حال ہیں۔

- (۱)۔ اگر دو بہن بھائی یا اولاد ہو تو ماں کو چھٹا حصہ ملے گا۔ اور دو بہن بھائی سے مراد یہ ہے کہ خواہ دو بھائی ہوں یا دو بہنیں ہوں یا ایک بھائی اور ایک بہن ہو۔
- (۲)۔ اگر میاں بیوی میں سے ایک ہو (ظاہر ہے ایک ہی ہو سکتا ہے) اور والدین (دونوں) ہوں تو اس صورت میں میاں بیوی کے بچے ہوئے مال میں سے ماں کو $1/3$ ملے گا۔ مابقی سے مراد میاں بیوی سے بچا ہوا مال ہے۔
- (۳)۔ ان دو صورتوں کے علاوہ کوئی بھی صورت ہو تو ماں کو کل مال کا $1/3$ حصہ ملے گا۔

باپ دا حصہ

جے اولاد مذکر ہووے باپ دا چھیاواں حصہ
 صرف مؤنث جے کر ہووے چھیاواں نالے عصبہ
 جے اولاد نہ ہووے بالکل عصبہ باپ مکمل
 ذوالفروض کولوں جو بچے لے جائے آپ مکمل

تشریح:- باپ کے تین حال ہیں۔

- (۱)۔ اگر مذکر اولاد ہو یعنی بیٹا، پوتا، پڑپوتا اور نیچے تک۔ تو اس صورت میں اسے $1/6$ حصہ لے گا۔
- (۲)۔ اگر صرف مؤنث اولاد ہو یعنی بیٹی، پوتی، پڑپوتی نیچے تک۔ تو اس صورت میں اسے $1/6$ حصہ بھی ملے گا اور عصبہ بھی بنے گا۔
- (۳)۔ اگر اولاد بالکل نہ ہو تو اس صورت میں صرف عصبہ بنے گا اور آپ جانتے ہیں کہ جو کچھ ذوالفروض سے بچ جائے وہ سب عصبہ کو مل جاتا ہے۔

دادے دا حصہ

دادا قائم مقام اہے دا جے ابا نہ ہووے
 ابا ہوندا یاں دادا اپنا سارا ورثہ کھووے

تشریح:- والد کی موجودگی میں دادا محروم رہے گا۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ دادا، والد کی وجہ سے دادا ہے۔ اسکی تفصیل حجب کے بیان میں لکھی جا چکی ہے۔ باقی تمام احوال میں دادا اور والد برابر ہیں۔ سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کا قول ہے کہ دادا کی موجودگی میں بنو اعیان یعنی بہنیں اور بھائی حصہ پائیں گے۔ لیکن سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: دادا بالکل باپ کی طرح ہے جس طرح باپ کی موجودگی میں بہنیں اور بھائی محروم رہتے ہیں اس طرح دادا کی موجودگی میں بھی یہ لوگ محروم رہیں گے۔ یہی امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا بھی فتویٰ ہے۔ حضرت علامہ سید ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں:

كَمَا هُوَ مَذْهَبُ أَبِي حَنِيفَةَ وَهُوَ مَذْهَبُ الْخَلِيفَةِ الْأَعْظَمِ أَبِي بَكْرٍ
الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَهُوَ أَعْلَمُ الصَّحَابَةِ وَ أَفْضَلُهُمْ لِعِنِّ دَادَا بَابِ كِي طَرَحَ هِيَ، جِيسَا كِه
يَهِي اِمَامِ اِعْظَمِ اِبُو حَنِيفَةَ كَا فِصْلَه هِيَ اَوْر يَهِي فِصْلَه خَلِيفَةَ اِعْظَمِ اِبُو بَكْرٍ صَدِيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَا هِيَ جُو تَمَامِ
صَحَابَه مِثْلِ سَبِّ سَبِّ بَزْءِ عَالَمِ يَهِي اَوْر سَبِّ سَبِّ اَفْضَلِ يَهِي (رَدُّ الْمَخْتَارِ الْمَعْرُوفِ بِه فَتَاوَى شَامِي فِصْل
فِي اَلْحَصَابَاتِ جُلْد ٥ صَفْحَة ٥٥٢)۔

ہم نے قول مختار کو لے کر مقاسمۃ الحجہ کی ساری بحث سے اجتناب کیا ہے۔

دادی تے نانی دا حصہ

دادی نانی چھيو اوں حصہ آپس دے وچ ونڈے

کلی ہو وے چھيو اوں حصہ ليدی مول نہ سنگے

تشریح:- دادی اور نانی میں سے کوئی ایک بھی ہو تو ۱/۶ حصہ لے گی اور اگر دونوں ہوں تو ۱/۶ حصہ آپس میں بانٹ لیں گی۔

اخيا في بھين بھرا دے حصے

ذکر ہے انثيين برابر وچ قرآن دے آیا

جتنے بھيناں بھائی اکٹھے ايہہ اصول بنا یا

مگر اخیانی رشتے والے یک برابر رہندے
 مرد مؤنث آپس دے وچ ہرگز فرق نہ پیندے
 ہک ہووے تاں چھپواں حصہ و دھ ہوون تاں تیجا
 دو جے رشتہ داراں کولوں وکھ حساب انہیں دا
 فرع اصول مذکر رشتے نالے دھی تے پوتی
 بھین بھرا اخیانی دی کر دیندے قسمت کھوٹی

تشریح:- عام اصول یہ ہے کہ عصابات اور ذوالارحام میں جہاں کہیں بھی بہنیں اور بھائی اکٹھے
 ہوں مرد کو عورت کی نسبت دو گنا ملے گا۔ مثلاً بیٹا، بیٹی۔ پوتا، پوتی۔ سگے بھائی بہن وغیرہ۔ لیکن
 اخیانی بہن بھائی کی صورت حال مختلف ہے، جس کی تفصیل حسب ذیل ہے:

(۱)۔ اگر ایک ہو تو ۱/۶ لے گا خواہ مرد ہو یا عورت۔

(۲)۔ اگر ایک سے زائد ہوں تو ۱/۳ حصہ لیں گے اور آپس میں برابر تقسیم کریں گے۔ خواہ مرد
 ہوں یا عورتیں۔

(۳)۔ اور اگر میت کی اولاد موجود ہو خواہ مذکر یا مؤنث تو اخیانی بہن بھائی محروم رہیں گے اور اگر
 باپ دادا پردادا اور اد پر تک کوئی بھی موجود ہو تو پھر بھی اخیانی بہن بھائی محروم رہیں گے۔

ریاضی

مخرج ذواضعاف اقل ہے وچ حساب جدید
 اس دے سرتے ونڈ ہووے گل پکی وانگ جدید

تشریح:- ذواضعاف اقل کو میراث کی زبان میں مخرج کہتے ہیں مثلاً ۱/۲، ۱/۳، ۱/۴، ۱/۸ کا
 ذواضعاف اقل ۲۴ ہوگا۔ یہی مخرج ہے۔

سارے حصے لکھن بعدوں مخرج کڈھ شتاب

مخرج کر تقسیم حصص تے آوے ہتھ جواب

تشریح:- مذکورہ بالا مثال میں مخرج کو حصص پر تقسیم کرنے سے $3, 8, 12$ بالترتیب جواب ہوں گے۔

تصحیح المسئلہ عمول تے رد دی کر لے خوب پچھان

علم ریاضی اس وچ سکھناں بہت ضروری جان

تشریح:- طالب علم کے لیے کسر کے سوالات، جمع، تفریق، ضرب، تقسیم اور نسبت تناسب کا جاننا بہت ضروری ہے۔

ہک رشتے دے وارث چو کھے چوہندے نیں تصحیح

مخرج وڈا جے کر دیتے ہوندی و نڈ صحیح

تشریح:- مثلاً اگر میت کے وارث ایک بیوی اور چار بیٹے ہوں تو بیوی $1/8$ لے گی اور باقی مال

یعنی $7/8$ چار بیٹوں میں تقسیم ہوگا۔ مسئلہ اس طرح حل ہوگا۔

مسئلہ ۸

| میت | |
|--------|-------|
| بیوی | $1/8$ |
| بیٹے ۴ | $7/8$ |
| | ۷ |
| | ۱ |

یعنی کل $1/8$ اور $7/8$ کا مخرج آٹھ ہوا۔ آٹھ میں سے ایک بیوی کو ملا اور سات بیٹوں کو

ملے۔ لیکن مشکل یہ ہے کہ بیٹے چار ہیں۔ سات کا عدد چار پر برابر تقسیم نہیں ہو سکتا۔ اس مشکل کو حل

کرنا تصحیح المسئلہ کہلاتا ہے۔

یہاں ایک بات غور سے سمجھ لیں۔ ”عددوں کا آپس میں تعلق اگر ایسا ہو کہ ایک عدد

دوسرے پر پورا پورا تقسیم ہو جائے یعنی ایک عدد، دوسرے عدد کو کھا جائے تو اسے تداخل کہتے ہیں۔

مثلاً 12 اور 4 میں تداخل ہے اور اگر پورا پورا تقسیم نہ ہو سکے بلکہ کوئی تیسرا عدد ان میں مشترک ہو تو

اسے توافق کہتے ہیں۔ مثلاً ۱۴ اور ۶ میں دو کا توافق ہے اور اگر نہ تو پورا پورا تقسیم ہو اور نہ ہی کوئی تیسرا عدد مشترک ہو تو اسے تباہین کہتے ہیں۔ مثلاً ۱۴ اور ۷ میں تباہین ہے۔

ایک بیوی اور چار بیٹوں کا جو مسئلہ ہم حل کر رہے ہیں اس میں ۷ حصے چار بیٹوں پر تقسیم کرنا تھے۔ ۷ اور ۴ میں تباہین ہے لہذا ہم ہر جگہ ۴ سے ضرب دے دیں گے۔ بیٹوں کے حصے $4 \times 7 = 28$ ۔ بیوی کا حصہ $4 \times 4 = 16$ اور مخرج $4 \times 8 = 32$ ہوگا یعنی میراث کے کل ۳۲ حصے ہوں گے۔ جن میں سے ۴ بیوی لے گی اور ۲۸ چاروں بیٹے لیں گے اور ہر بیٹا ۷ حصے لے گا۔ اسے تصحیح المسئلہ کہتے ہیں۔

اہم نوٹ :- اگر طالب علم کو کسر کے سوالات حل کرنا آتے ہوں تو تصحیح کرنا بہت آسان ہے۔ اس میں تداخل، توافق اور تباہین جاننے کی ضرورت نہیں رہتی۔ مثلاً مذکورہ مثال میں $8/1$ کو $4/1$ سے ضرب دے دی جائے تو $32/1$ جواب آئے گا۔ بیوی $16/1$ لے گی اور ہر بیٹا $28/4$ لے گا۔ تصحیح کی علامت یہ ہے۔ نص۔

عول دا بیان

حصے جو کھے مخرج چھوٹا مسئلہ عول سداوے

ھصیاں نوں کر مخرج دیے سو کھا حل ہو جاوے

تشریح :- عول یہ ہے کہ حصص زیادہ اور مخرج کم ہو۔ مثلاً اگر میت: شوہر، بیٹی، پوتی اور ماں چھوڑ جائے تو شوہر $1/3$ ، بیٹی $1/2$ ، پوتی $1/6$ اور ماں $1/6$ لے گی اور $1/3$ ، $1/2$ ، $1/6$ ، $1/6$ کا مخرج ۱۲ آتا ہے۔ لیکن اس مخرج کو ہر حصے پر تقسیم کریں تو کل حصے $3+6+2+2=13$ بنتے ہیں۔ اس صورت میں مخرج ۱۲ کی بجائے ۱۳ ہی کر دیا جائے گا۔ مسئلہ بآسانی حل ہو جائے گا۔

| مسئلہ ۱۲ | | ع ۱۳ | |
|----------|-------|-------|-------|
| شوہر | بیٹی | پوتی | ماں |
| $1/3$ | $1/2$ | $1/6$ | $1/6$ |
| ۳ | ۶ | ۲ | ۲ |

عول کی علامت یہ ہے: ع

رڈ دا بیان

حصے تھوڑے مخرج وڈا، رد سیانے کردے
حصہ رسد دوبارہ وٹڈ دے شوہرتے بیوی چھڈ دے

تشریح:۔ عول کا الٹ رد ہے۔ رد میں مخرج بڑا ہوتا ہے اور حصص کم ہوتے ہیں۔ یعنی مال بچ جاتا ہے۔ اب بچا ہوا مال حصص کی نسبت سے دوبارہ بانٹ دینا ”رڈ“ کہلاتا ہے۔ یہاں اہم بات یہ ہے کہ شوہر اور بیوی پر رڈ نہیں ہوتا۔ ”شوہرتے بیوی چھڈ دے“ سے یہی مراد ہے۔ بچا ہوا مال میاں بیوی کے علاوہ باقی ورثاء پر ان کے حصوں کے موافق دوبارہ بانٹ دیا جاتا ہے۔ جن لوگوں پر رڈ نہیں ہوتا انہیں مَنْ لَا يُرَدُّ عَلَيْهِمْ کہتے ہیں، اور وہ صرف میاں بیوی ہیں، اور جن پر رڈ ہوا کرتا ہے انہیں مَنْ يُرَدُّ عَلَيْهِمْ کہا جاتا ہے، اور وہ میاں بیوی کے علاوہ تمام ذوالفروض ہیں۔
رڈ کو اچھی طرح سمجھ لیں۔ رڈ کی چار مختلف صورتیں ہوتی ہیں۔

(1)۔ میت کے وارث ایک ہی قسم کے ہوں اور شوہر یا بیوی نہ ہو۔ مثلاً پانچ بیٹیاں۔ ایسی صورت میں مال سب پر برابر برابر بانٹ دیا جائے گا۔ جتنے وارث ہوں گے وہی عدد مخرج بنے گا۔

مسئلہ ۵

بیٹی بیٹی بیٹی بیٹی بیٹی
| | | | |

اس میں بظاہر رد نظر نہیں آ رہا۔ مگر غور کریں تو اسکی گہرائی میں رد موجود ہے۔ یہ دراصل اس طرح تھا کہ بیٹیاں دو سے زیادہ ہوں تو $\frac{2}{3}$ آپس میں تقسیم کرتی ہیں۔ اب یہاں کوئی اور وارث نہیں ہے۔ بیٹیاں $\frac{2}{3}$ لے گئیں۔ باقی $\frac{1}{3}$ بچا۔ اس $\frac{1}{3}$ کو دوبارہ انہی بیٹیوں پر تقسیم کرنا پڑے گا۔

مسئلہ ۳

میت

بیٹیاں ۵

۲/۳

۲

۳

تین میں سے دو گئے ایک بچا، یہ پہلی بار تقسیم ہوئی۔ اب باقی بچا ہوا ایک حصہ دوبارہ انہی پر برابر تقسیم ہوا۔ یعنی تینوں حصے پانچ بیٹیوں میں برابر تقسیم ہو گئے۔

لیکن تین کو پانچ میں برابر تقسیم نہیں کیا جاسکتا۔ لہذا تصحیح کرنا پڑے گی۔ تین اور پانچ میں تباہین ہے، لہذا تین کو پانچ سے ضرب دیں گے، جواب پندرہ ہوگا۔

کل حصے ۱۵ ہوئے اور ہر بیٹی ۳ حصے لے گئی۔ غور کریں تو پندرہ میں سے ۳ کا اختصار

ہے: پانچ میں سے ایک۔ یعنی

۳:۱۵

۱:۵

لہذا ہم نے لمبے جھنجھٹ سے بچنے کے لیے رد کا پہلا قاعدہ اپنالیا اور پانچوں بیٹیوں میں برابر تقسیم کر دیا۔

(2)۔ میت کے وارث مختلف قسم کے ہوں مگر شوہر اور بیوی نہ ہوں۔ اس صورت میں تمام ورثاء کے حصص لکھ کر مخرج نکالیں گے۔ مخرج بڑا ہو اور حصص تھوڑے ہوں تو حصص کو ہی مخرج قرار دے دیں گے۔ مسئلہ یہ آسانی حل ہو جائے گا۔ مثلاً ماں اور چھ بیٹیاں وارث ہوں تو مسئلہ اس طرح حل ہوگا:

مسئلہ ۶/ مسئلہ ۵

میت

ماں ۶ بیٹیاں

۱/۶ ۲/۳

۳

۱

یہ صحیح معنی میں عول کا الٹ ہے۔ پیچھے جا کر عول کا بیان ایک نظر دیکھ لیں۔

(3)۔ میت کے وارث ایک ہی قسم کے ہوں مگر ان کے ساتھ شوہر یا بیوی بھی ہو، تو اس کا حل یہ ہے کہ شوہر یا بیوی کے حصہ کو خرچ قرار دے دیا جائے اور اس کا حق دینے کے بعد جو بچے وہ باقی ورثاء میں برابر تقسیم کر دیا جائے۔ مثلاً شوہر اور ۲ بیٹیاں ہوں تو:

مسئلہ ۲

| شوہر | بیٹیاں |
|------|--------|
| ۱/۳ | ۳/۳ |
| ۱ | ۳ |

اگر بیٹیاں ۳ ہوتیں تو ہر بیٹی ایک حصہ لے لیتی۔ آسان تھا۔ لیکن یہاں ۲ بیٹیاں ہیں اور ۳ حصے ہیں۔ تصحیح کرنا پڑے گی۔ ۲ اور ۳ میں تباہ ہے۔ لہذا ہر جگہ ۲ سے ضرب دیں گے۔ مخرج $۲ \times ۳ = ۶$ ہوگا۔ شوہر $۲ \times ۱ = ۲$ لے گا۔ بیٹیاں $۳ \times ۳ = ۹$ لیں گی۔ مکمل حل اس طرح ہوگا:

مسئلہ ۲/ص ۸

| شوہر | بیٹیاں |
|------|--------|
| ۱/۳ | ۳/۳ |
| ۱ | ۳ |
| ۲ | ۶ |

میراث کے کل آٹھ حصے ہوئے جن میں سے دو حصے شوہر کو ملے اور ہر بیٹی کو تین حصے ملے۔

(4)۔ میت کے وارث کئی قسم کے ہوں اور ساتھ میاں یا بیوی بھی ہو۔ اس صورت میں شوہر یا بیوی کے حصے کو خرچ قرار دیا جائے گا۔ اور بیوی یا شوہر کا حصہ دے کر مابقی کو باقی ورثاء پر ان کے حصص کے موافق بانٹ دیا جائے گا۔ تصحیح کی ضرورت پڑے گی تو تصحیح کر لی جائے گی۔

مثلاً اگر میت ایک بیوی، دو اخیانی بہنیں اور ایک دادی چھوڑ جائے تو بیوی کو ۱/۴ ملے۔ لہذا مخرج ۴ ہوگا۔ ایک حصہ بیوی کو ملا اور باقی تین حصے ورثاء میں اس طرح تقسیم ہوئے کہ ۱/۶ اور ۱/۳ اور ۱/۳ میں ایک اور دو کی نسبت ہے لہذا دادی کو ایک اور بہنوں کو دو ملے۔ مکمل حل اس طرح ہوگا:

مسئلہ ۲

| | | |
|------|------|--------------|
| بیوی | دادی | بہن اخیانی ۲ |
| ۱/۴ | ۱/۶ | ۱/۳ |
| ۱ | ۱ | ۲ |

لیکن روڈ کی اس چوتھی قسم میں صورت حال پیچیدہ بھی ہو سکتی ہے۔ مثلاً اگر میت کی ایک بیوی، دو بیٹیاں اور ایک ماں ہو تو میراث اس طرح تقسیم ہوگی کہ میراث کے آٹھ حصے ہوں گے اور ان میں سے ایک حصہ بیوی کو ملے گا۔ باقی سات حصے بچے جنہیں ماں باقی کہا جاتا ہے۔ اب یہ ماں باقی بیٹیوں اور ماں میں اس طرح تقسیم ہوگا کہ بیٹیوں کو ۲/۳ اور ماں کو ۱/۶ ملے۔ حل دیکھیے!

مسئلہ ۸ ماں باقی ۷

| | | |
|------|-------------|-------------|
| بیوی | بیٹیاں ۲ | ماں |
| ۱/۸ | ۲/۳ کا باقی | ۱/۶ کا باقی |

اب دیکھنا ہوگا کہ اگر من لا یرؤد علیہ (یعنی بیوی) کا وجود ہی نہ ہوتا تو صرف اور صرف من یرؤد علیہم کا مخرج کیا ہوتا؟ من یرؤد علیہم کا یہ الگ مخرج نکال کر ان کے حصے لگائیں اور ان حصوں کا مجموعہ آخری کونے پر لکھ دیں۔

مسئلہ ۸ ماں باقی ۷

| | | |
|------|----------|-----|
| بیوی | بیٹیاں ۲ | ماں |
| ۱/۸ | ۲ | ۱ |

یہاں ماں باقی اور من یرؤد علیہم کے مخرج کے درمیان تباہی ہے۔ اس صورت میں یہ بات اچھی طرح نوٹ کر لیں کہ تصحیح کرنے کے لیے: من یرؤد علیہ کے مخرج کو من لا یرؤد علیہ (بیوی) کے مخرج سے ضرب دیں گے جس کے نتیجے میں نیا مخرج سامنے آئے گا۔ اسی تصحیح کو من لا یرؤد علیہ تک پہنچانے کے لیے اسی من یرؤد علیہم کے مخرج کو بیوی کے حصے سے بھی ضرب دیں گے۔ اب ماں باقی کو من یرؤد علیہم کے حصوں سے ضرب دیں گے اور مسئلہ مکمل

طور پر اس طرح سامنے آئے گا۔

| مسئلہ ۸ | ما باقی ۷ | تصـ ۴۰ |
|---------|-----------|--------|
| بیوی | بیٹیاں ۲ | ماں |
| ۱ | ۲ | ۱ |
| ۵ | ۲۸ | ۷ |

مسئلہ مکمل طور پر حل ہو گیا۔

عصبے ہوندیاں ردنہ ہووے یاد رکھیں ایہہ نکتہ
ذوالفروض کولوں جو بچے لے جاندا اے عصبہ

رد کی علامت یہ ہے: لعـ

چند مثالیں

میت دا بے شوہر وارث تے دو سکیاں بھیناں
چار حصے میراث کرو، دو شوہراک اک بھیناں

مسئلہ ۲ لعـ ۴

تشریح:-

| شوہر | بہن، بہن | میت |
|------|----------|-----|
| ۱/۲ | ۱ | ۱ |
| ۱ | ۱ | ۲ |

بیوی بیٹی پوتی میت دے وارث رہ جاوون
بتیاں وچوں چار ۴ کی ۲۱ ست ۷ با ترتیبی پاوون

تشریح:-

مسئلہ ۸۔ ل۔ ۲۴۔ ل۔ ۳۲

| میت | | |
|------|-----|------|
| پوتی | بٹی | بیوی |
| ۱/۶ | ۱/۲ | ۱/۸ |
| ۴ | ۱۲ | ۳ |
| ۷ | ۲۱ | ۴ |

پنج دھیاں تے اماں ابا جے وارث رہ جاوون
چار ہر بیٹی، پنج پنج ماپے، تریہاں وچوں پاوون

تشریح:-

مسئلہ ۶۔ ل۔ ۳۰

| | | |
|------------|-----|----------|
| پاپا | ماں | بیٹیاں ۵ |
| ۱/۶ + عصبہ | ۱/۶ | ۲/۳ |
| ۱ | ۱ | ۴ |
| ۵ | ۵ | ۲۰ |

دس بھلا میں کیوں کڈھے حصے وچ مثالوں
جے دسیں تاں تینوں مناں شابس دے کے پالاں
پہلے دونوں رد دے مسلے تیجے وچ تصحیح
ہر واری مخرج بدلایا کیتی ونڈ صحیح

عصبات دی مثال

شوہر بیٹا تے پنج دھیاں جے میت چھڈ جاوے
ست شوہر، چھ بیٹا، ترے ترے ہر بیٹی لے جاوے

تشریح:-

| مسئلہ ۲۸ | | میت |
|----------|-----------|-----------|
| شوہر | بیٹا | بیٹیاں ۵ |
| ۱/۴ | عصبات | |
| ۱/۴ | ۲/۷ × ۳/۴ | ۱/۷ × ۳/۴ |
| ۱/۴ | ۶/۲۸ | ۳/۲۸ |
| ۷ | ۶ | ۳ ہر بیٹی |

عول دی مثال

ہک مسلہ میں ہو رچا دستاں منبر یہ کہلا دے

بیوی، دودھیاں، تے ما پے جلدی سمجھ نہ آ دے

شیر خدا دے منبر اُتے فی البدیہ فرمایا

بیوی ناناں حصہ لیسے اٹھواں عول و نجایا

تشریح:- سیدنا علی المرتضیٰ ؑ منبر پر کھڑے خطبہ دے رہے تھے۔ آپ پر کسی نے یہ سوال کر

دیا۔ آپ نے فوراً جواب دے دیا اور اپنے خطبے کا تسلسل ٹوٹنے نہ دیا۔ اسی وجہ سے اس مسئلے کو مسئلہ

منبر یہ کہا جاتا ہے۔ یہ عول کا مسئلہ ہے۔

| مسئلہ ۲۴ | | ع ۲۷ | |
|----------|-----|------|-----|
| بیوی | ۱/۸ | باپ | ۱/۶ |
| بیٹیاں ۲ | ۲/۳ | ماں | ۱/۶ |
| | ۱۶ | | ۴ |

تخارج دا بیان

جے کوئی وارث اپنے حصے دی بخشش کر جاوے

اس نوں لَمَّ يَكُنْ نَه سبھیں مت شطان بھلاوے

حصے لاندی واری اس نوں رکھ برابر شامل

آخر کار تفریق جے کر سیں حل ہو جاسی کامل

تشریح :- اگر کوئی وارث اپنا حصہ معاف کردے تو ایسے وارث کو بوقت حساب شامل رکھیں اور بالآخر حصص میں سے اس کا حصہ ختم کر دیں اور مخارج میں سے بھی اس کا حصہ نکال دیں اور جو باقی بچے اسے مخارج قرار دے دیں۔ مثلاً شوہر ماں اور بیٹی میں سے شوہر اپنا حصہ معاف کردے تو مسئلہ اس طرح حل ہوگا۔

| مسئلہ ۱۲ | لَمَّ ۱۶ | |
|----------|----------|------|
| شوہر | بیٹی | ماں |
| ۱/۴ | ۱/۲ | ۱/۶ |
| ۳ | ۶ | ۲ |
| ۱/۴ | ۹/۱۶ | ۳/۱۶ |
| ۴ | ۹ | ۳ |

یہ مسئلہ ردیہ ہے بالآخر ۱۶ مخارج ہوا۔ اب ۱۶ میں سے شوہر کے چار حصے نکال دو باقی ۱۲

بچے۔ یہاں شوہر کو خارج کر دیں میراث کے کل ۱۲ حصے کر دیں، جن میں سے بیٹی ۱۹ اور ماں ۳ حصے

لے گی۔ اس طریقے سے کسی وارث کے نکل جانے کو تخارج کہتے ہیں۔

مناسخہ دا بیان

مورث اعلیٰ کسے زمانے دے وچ مر یا ہووے
کئی پشتاں دے پچھوں وارث در شرع تے آوے

دادا دادی وڈ وڈیرے چھڈ گئے نیں مال
آکھے ، دسو کیوں ونڈاں حکم شرع دے نال

نام مناسخہ اس مسئلے دا اُتوں پٹھ نبھا
مورث اعلیٰ دا توں ورثہ وارثاں نوں پہنچا

اس دا ورثہ اس دے پچھلیاں دے وچ ونڈ کرا
قبر نشان بناندا جاتے حصے ونڈا جا

مَا فِي الْبَيْدِ پورا نہ ہووے کردا جا تصحیح
فاصلہ دے کے مورث لکھیں ہو سیں لکھت صحیح

مسئلے دی تصحیح لوٹاویں مورث اعلیٰ تیک
وزن برابر حصہ ملسی ہر وارث نوں ٹھیک

ہک ہک وارث کئی کئی واری حصہ پاون آسی
حصے اس دے جمع کریں گا ہوسی تد خلاصی

الْأَحْيَاءِ نوں مبلغ حصے آخر کار سناویں
ہر وارث دا نام پکاریں حصہ ہتھ پھڑاویں

تشریح :- جس مسئلہ میں تقسیم میراث سے پہلے ہی ورثاء یکے بعد دیگرے مرتے جائیں، وہ مناخہ کہلاتا ہے۔ ابتدائی شخص کو مورث اعلیٰ کہتے ہیں۔ اس کے بعد مرنے والوں کو بالترتیب مورث ثانی، مورث ثالث، مورث رابع اُلح کہتے ہیں۔

مورث اعلیٰ کا نام لکھ کر اس کے ورثاء لکھو اور ان کے حصص نکالو۔ اس کے بعد مرنے والے کے نام کے گرد قبر کا نشان بناؤ۔ پھر تھوڑا فاصلہ چھوڑ کر دوسرے نمبر پر مرنے والے کا نام لکھ کر اس کا ورثاء اس کے ورثاء میں تقسیم کرو۔ ممکن ہے مورث ثانی کے ورثاء مورث اعلیٰ کے بھی ورثاء ہوں۔ خاص خیال رکھتے ہوئے اس قسم کے ورثاء کے دونوں طرف کے حصص یکجا کر دو۔ پھر اسی طرح مورث ثالث کے نام کے گرد قبر کا نشان بناؤ اور پھر فاصلہ چھوڑ کر اس کا نام لکھ کر اس کے ورثاء کو تقسیم کرو۔ دونوں طرف سے حصہ پانے والوں کے حصص جمع کرتے جاؤ۔ اگر کہیں تصحیح کرنا پڑے تو تصحیح کو اوپر مورث اعلیٰ تک پہنچاؤ۔ یعنی جس عدد سے ضرب دے کر تصحیح کی ہے اسی عدد سے اوپر کے مسئلہ جات اور حصص کو بھی ضرب دے دو تاکہ حصص کا توازن (Value) یکساں رہے۔ اسی مقصد کیلئے ہم نے ہر مورث کیلئے فاصلہ چھوڑا تھا۔ مورث ثانی و ثالث و رابع و خامس وغیرہ کا ورثاء مافی الید کہلاتا ہے۔ اسے مفہ کی علامت سے لکھیں مثلاً

مورث ثانی اکرم مفہ ۱۲

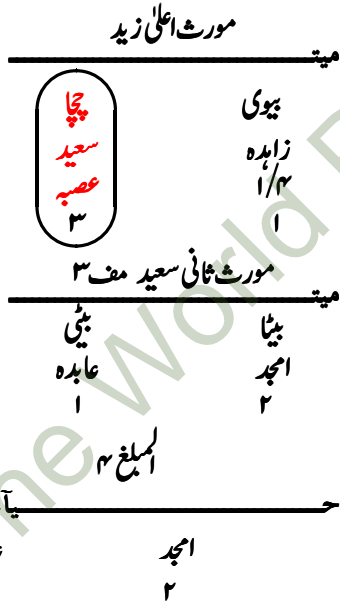
آخر کار جو ورثاء آج زندہ ہوں ان کو الایاء لکھیں اور مفہ کی جگہ المبلغ لکھیں۔ مثلاً

المبلغ ۳

الاحاء

اس کے نیچے تمام زندہ ورثاء کے نام لکھ کر ان کا حصہ لکھ دیں۔ تصحیح المسئلہ عول اور رد کا خاص خیال رکھیں اور ساتھ ساتھ نمٹاتے جائیں۔

مکمل مثال:



آپ نے دیکھا کہ بالآخر تین افراد زندہ بچے۔ مورث اعلیٰ کی بیوی زابدہ۔ ہم اسے بھولے نہیں بلکہ الاحیاء میں لکھ دیا۔ مورث ثانی کا بیٹا امجد اور بیٹی عابدہ۔ الاحیاء کو مبلغ ۴ حصے ہم نے ۱، ۲، ۱ کر کے دے دیے۔ مناسختہ کا آخری شعر دوبارہ پڑھ لیں:

الاحیاء نوں مبلغ حصے آخر کار سناویں

ہر وارث دانام پکاریں حصہ ہتھ پھڑاویں

خنثی مشکل دا حصہ

اس خنثی نوں مرد موث دو طرح ازماؤ

جس تقدیرے تھوڑا لہس او سے نوں اپناؤ

تشریح:- جس خنثی کا مذکر یا مؤنث ہونا پچا نانہ جاسکے اسے خنثی مشکل کہتے ہیں۔ جس مسئلے میں خنثی مشکل وارث ہو۔ اسے دو دفعہ حل کرو۔ ایک دفعہ خنثی کو مرد سمجھ کر حل کرو۔ دوسری دفعہ اسے مؤنث سمجھ کر حل کرو۔ جس صورت میں اسے کم حصہ ملے وہی درست ہے۔

حمل واحصہ

حمل وارث لئی لڑکا لڑکی دو تقدیراں پر کھو
کم حصص تقسیم کرو چا باقی ماندہ رکھو

باقی ماندہ وضع حمل توں پچھے ونڈن سوکھے
چوکھے حصے بے ونڈ دیتے واپس لینے اوکھے

دو تن چار یا کئی کئی بچے جن دا امکان
ایہہ بھی ممکن مردہ بچہ جم دیوے کوئی ماں

اساں کئی سیانے ویکھے ونڈ موقوف رکھیندے
ورشہ بعد ولادت ونڈ دے سوکھا کم کریندے

تشریح:- حمل کی تفصیل مشکل نہیں ہے لیکن اس میں امکانات اتنے زیادہ ہیں کہ ہر امکان کا لحاظ رکھنا بہت بعید ہے۔ بچہ مذکر بھی ہو سکتا ہے اور مؤنث بھی ہو سکتا ہے اور دو تین چار بھی ہو سکتے ہیں۔ ممکن ہے ایک بچہ اور ایک بچی ہو یا دو بچے دو بچیاں ہوں یا ایک بچہ تین بچیاں ہوں یا ایک بچی تین بچے ہوں، یا بچہ مردہ پیدا ہو۔ لہذا آسان طریقہ یہی ہے کہ تقسیم میراث کو وضع حمل تک موقوف کر دیا جائے۔

مفقود داحصہ

مفقود تصور زندہ مردہ دونوں کینا جاوے
بڑا بہتر ہے ہر صورت داحرج ہکا آوے

جے کر مخرج ہک نہ ہووے کر لوو تھیج
کم حصص تقسیم کر و چا باقی رہن صحیح

نوے سال عمر دے تائیں آ جاوے تاں ٹھیک

نوے سال عمر توں پچھے کر دے ختم اڈیک

جہڑے حصے رکھ دتے سی سارے باہر چا کڈھو

مسئلے دا جو حل کینا سی اصل مطابق ونڈو

ایہہ بیان حمل دے ورگا دیواں یاد کرا

جتھے حمل داحصہ لکھیا او تھے ویکھن جا

نوے سال توں پچھے جے کر آ پہنچے مفقود

اس داحصہ اس نوں دینا ہے شرعی مقصود

تشریح :- گم شدہ آدمی کو مفقود کہتے ہیں۔ جس مسئلہ میں کوئی وارث مفقود ہو اسے دو دفعہ حل کیا

جائے گا۔ ایک دفعہ اسے زندہ سمجھ کر اور دوسری دفعہ اسے مرد سمجھ کر۔ دونوں صورتوں میں سے وہ وہ

حصص بانٹ دیے جائیں گے جو تھوڑے ہوں۔ باقی حصص رکھ دیے جائیں گے۔ مفقود اگر نوے

سال عمر سے پہلے پہلے آجائے تو اس کے زندہ ہونے کی تقدیر کے مطابق اس کا حصہ اسے دے دیا جائے گا اور باقی حصص باقی ورثاء کو دے دیے جائیں گے اور اگر نوے سال عمر تک نہ آئے تو اسے مردہ قرار دے دیا جائے گا اور اس کے مردہ ہونے کی تقدیر کے مطابق بقیہ حصہ جات ورثاء میں تقسیم کر دیے جائیں گے۔ اگر ہماری اس تقسیم کے بعد وہ کہیں سے زندہ برآمد ہو جائے تو اس کا حصہ اس کے ورثاء سے واپس لے کر اسے دیا جائے گا۔

مثال:-

| مسئلہ ۳/لص—۸/مسئلہ ۵۶ | | |
|-----------------------|-------------|----------------|
| میت (زندہ) | | |
| شوہر | سگی بہنیں ۲ | سگابھائی مفقود |
| ۱/۲ | ۱/۳ | ۱/۳ |
| ۲ | ۱ | ۱ |
| ۴ | ۲ | ۲ |
| ۲۸ | ۱۴ | ۱۴ |
| مسئلہ ۶/ع—۷/مسئلہ ۵۶ | | |
| میت (مردہ) | | |
| شوہر | سگی بہنیں ۲ | |
| ۱/۲ | ۲/۳ | |
| ۳ | ۴ | |
| ۲۴ | ۳۲ | |

آپ نے دیکھا دونوں صورتوں کا مخرج ایک نہیں تھا۔ ہم نے مخرج ایک بنایا یعنی ۵۶۔ شوہر کو ۲۴ حصے اور سگی بہنوں کو سات سات حصے دے کر باقی ۱۸ حصے مفقود کے لیے رکھ دیں گے۔ اگر مفقود واپس آجائے تو زندہ کی تقدیر کے مطابق ۴ مزید حصے شوہر کو دے کر اس کے ۲۸ حصے پورے کر دیے جائیں گے اور چودہ حصے مفقود کو دے دیں گے۔ اگر مفقود واپس نہ آئے تو مردہ کی تقدیر کے مطابق شوہر کو پہلے ہی ۲۴ حصے مل چکے ہیں، اور بہنوں میں سے ہر ایک کو ۱۶ حصے

دے دیے جائیں گے۔ ۵۶ پورے ہو گئے۔

اس مسئلہ کو سمجھنے میں طالب علم کو غلطی لگ سکتی ہے۔ مفقود کے زندہ ہونے کی صورت میں اصل مخرج ۸ تھا۔ اور مردہ ہونے کی صورت میں اصل مخرج ۷ تھا۔ یہ جو دونوں صورتوں میں لصلہ ۵۶ لکھا گیا ہے، یہ دونوں صورتوں کے درمیان تباہی واقع ہونے کی وجہ سے واپس لوٹ کر لکھا گیا ہے یعنی $۵۶ = ۷ \times ۸$

ڈب، سڑ، دب کے مرن والیاں دا بیان

ہک ٹبر دے کئی جے بندے ڈب سڑ دب مرجاؤن

ایہا سمجھو کٹھے مر گئے وچ ترتیب نہ آون

ہک دو جے دا ورثہ آپس وچ نہیں لے سکدے

وچ وراثت شامل ہوندے باقی ماندہ لگدے

تشریح:- ڈوب کر یا جل کر یا دیوار وغیرہ کے نیچے دب کر کئی افراد کٹھے مرجائیں تو یہی سمجھا جائے گا کہ یک دم مر گئے۔ ہم موت کی ترتیب نہیں سمجھ سکتے کہ پہلے کون مر اور بعد میں کون۔ لہذا وہ ایک دوسرے کے وارث نہیں بنیں گے۔

(چوتھی قسم کے عصابات کو ڈھونڈنا ممکن نہ رہے تو اس صورت میں ذوالارحام کو ورثہ

دے دینے کی بھی یہی دلیل ہے)۔

تنبیہ

رد تصحیح تے عول جب دا ہر قدے امکان

رب سچے توں منگ دعاواں ہوش خطانہ کھان

نا سمجھی تے عجلت کولوں ہرگز کم نہ لے
عقل مکمل حاضر کر کے ہو اس دے در پے

تشریح:- رد، عول، حجب اور تصحیح کو خوب ملحوظ رکھ کر سوال حل کریں۔ رد کی چار قسموں پر خصوصی نظر رکھیں۔ مناسخہ میں تصحیح کو پیچھے تک پہنچانا اور ایک ایک وارث کا مختلف مقامات پر سے حصہ کیلجا کر نانہ بھولیں۔ مناسخہ کے مسئلہ کو حل کرتے وقت کسی بھی مورث کے مسئلہ میں عول رد وغیرہ ہو سکتا ہے، سمجھداری سے کام لیں۔ مکمل فراغت کے ساتھ مسئلے کو حل کرنے بیٹھیں اور خود اعتمادی میں حد سے نہ بڑھیں۔ سوال کرنے والے سے سوال لے کر رکھ لیں اور اسے کسی دوسرے دن آ کر جواب لے جانے کو کہیں۔

حرفِ آخر

قاسمی تینوں اللہ بخشے سوہنی نظم بنائی
سدھے سادے طالب علموں کل میراث پڑھائی

سن ہجری چودہ سو پندرہ آ خر حج مہینہ
ایہہ کتاب مکمل ہو گئی دتا رب سکینہ

وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالَى عَلٰى حَبِيْبِهِ الْكَرِيْمِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّآلِهِ وَسَلَّمَ

☆.....☆.....☆

Islam The World Religion

Islam The World Religion
